قرآن کی ایک نورانی سورۃ

(سورۂ نور)

ترجمہ

حضرت اشرف علی تھانویؒ

اقرأ باسم ربک الذی خلق

قرآن کی ایک نورانی سورۃ

(سورۂ نور)

مترجمہ

حضرت اشرف علی تھانویؒ

شائع کردہ

اورینٹل اکیڈیمی ۱۲-۲-۱۹۶ مراد نگر حیدرآباد ۶

(مطبوعہ عوامی پریس چھتہ بازار)

(۴۲)

گذارش

ادارہ ہذا کی جانب سے اس سے قبل "سیرۃ امام بخاریؒ" شائع کی جا چکی ہے جس کا مقصد صرف یہی تھا کہ کالج اور یونیورسٹی میں تعلیم پانے والے ایسے طالب علم جنہیں اپنی دیگر علمی مصروفیات وغیر علمی کی بنا پر علوم اسلامی کے حصول کے لئے وقت نکالنے کا کم موقعہ ملتا ہے استفادہ کریں اور کم وقت میں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔

یہ کتاب بھی اُسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ سورۂ نور میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص خاص احکام کو نازل فرمایا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ خاص طور آج ہمارے ہی دور کے لئے نازل ہوئے ہیں چنانچہ اس سورۃ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ ابتدائی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "اس کے الفاظ کو ہم ہی نے نازل کیا ہے اور اس کے معنی بھی ہم ہی نے مقرر کئے ہیں" قرآنِ مجید تو پورے کا پورا اللہ تعالیٰ ہی کا نازل کردہ ہے لیکن اس طرح تاکید کے ساتھ فرمانے کا مطلب یہی ہے کہ ان احکام کی اہمیت کو جو اس میں بیان کئے گئے ہیں خاص طور پر ذہن نشین کرایا جائے۔ اور خود رسول اکرمؐ نے بھی عورتوں کو خاص طور پر اس سورت کے پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

اسی لئے ادارۂ ہذا نے وقت کی خاص ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اس کا ترجمہ شائع کرنے کا قصد کیا۔ یہ ترجمہ حضرت مولوی اشرف علی صاحب تھانویؒ کا ہے جو "معجز نما متوسط قرآن مجید" سے حاصل کیا گیا ہے اور اس ترجمہ کی تصحیح کی تصدیق حضرت شاہ عبدالقادر صاحبؒ اور عبدالماجد دریابادی صاحب کے ترجموں سے کی جا کر شائع کیا جا رہا ہے تاکہ ہمارے نوجوان بھائی بہن استفادہ کریں۔ ساتھ ہی تفسیر ماجدی کے اقتباس اچھی تفہیم کے لئے شریک کر دئے گئے ہیں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم

غلام غوث مغربی
سکریٹری اورینٹل اکیڈیمی

۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۳۷۹ھ
۱۶ ستمبر سنہ ۱۹۵۹ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۸ قد افلح المومنون

سورۃ نور ۲۴

یہ ایک سورۃ ہے جس کے الفاظ کو ہم ہی نے نازل کیا ہے اس کے معانی کو بھی ہم ہی نے مقرر کیا ہم نے اس صورت میں صاف صاف آیتیں نازل کی ہیں تاکہ تم سمجھو ○ زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مرد سو ان میں سے ہر ایک کو سو سو درے مارو۔ اور تم لوگوں کو ان دونوں پر اللہ تعالیٰ کے معاملے میں ذرا رحم نہ آنا چاہیئے اگر تم اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔ اور دونوں کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت کو حاضر رہنا چاہیئے ○ زانی نکاح بھی کسی کے ساتھ نہیں کرتا بجز زانیہ یا مشرکہ کے اور اسیطرح زانیہ کے ساتھ بھی اور کوئی نکاح نہیں کرتا بجز زانی یا مشرک کے اور یہ (یعنی ایسا نکاح) مسلمانوں پر حرام کیا گیا ہے ○ اور جو لوگ تہمت لگائیں (زنا کی) پاکدامن عورتوں کو اور پھر چار گواہ اپنے دعوی پر نہ لا سکیں تو ایسے لوگوں کو اسی (۸۰) درے لگاؤ اور ان کی کوئی گواہی قبول مت کرو اور یہ لوگ آخرت میں بھی مستحق سزا ہیں (اس وجہ سے کہ) یہ فاسق ہیں ○ لیکن جو لوگ (اس تہمت لگانے کے بعد) توبہ کریں (خدا کے سامنے) اور اپنی اصلاح کریں سو اس حالت میں اللہ تعالیٰ ضرور مغفرت اور رحم کرنے والا ہے ○ اور جو اپنی بیویوں (منکوحہ) کو تہمت لگائیں اور ان کے پاس کوئی گواہ نہ ہو بجز اُن کے تو اُن کی شہادت یہی ہے کہ وہ چار بار اللہ کی قسم کھا کر یہ کہدے کہ بیشک میں سچا ہوں ○ اور پانچویں بار یہ کہے کہ مجھ پر خدا کی لعنت ہو اگر میں جھوٹا ہوں ○ اور (اس کے بعد) اس عورت سے سزا اس طرح ٹل سکتی ہے کہ وہ چار بار قسم کھا کر کہے کہ بیشک یہ مرد جھوٹا ہے ○ اور پانچویں بار یہ کہے کہ مجھ پر خدا کا غضب ہو اگر یہ (شخص) سچا ہو ○ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم پر اللہ کا فضل اور اس کا کرم ہے (کہ اس نے ایسے احکام مقرر کئے ہیں) اور یہ کہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا، حکمت والا ہے ○

تحقیق کہ یہ طوفان برپا کیا ہے (حضرت عائشہ صدیقہ کی نسبت) وہ تمہارے میں کا ایک گروہ ہے
تم اس کو اپنے حق میں برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمھارے حق میں بہتر ہی ہے۔ اُن میں سے ہر شخص کو جتنا
کسی نے کچھ کیا تھا گناہ ہوا اور جس نے اس (طوفان) میں سب سے بڑا حصہ لیا اسکو سخت سزا ہوگی ○
جب تم لوگوں نے یہ بات سنی تھی تو مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنے آپس والوں کے
ساتھ گمان نیک کیوں نہ کیا اور یہ کیوں نہ کہا کہ یہ صریح جھوٹ ہے ○ اور یہ لوگ اس قول
پر چار گواہ کیوں نہ لائے سو جس صورت میں یہ لوگ گواہ نہیں لائے تو بس اللہ کے
نزدیک یہ جھوٹے ہیں ○ اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم نہ ہوتا دنیا میں اور
آخرت میں تو جس شغل میں تم پڑے تھے اس میں تم پر سخت عذاب واقع ہوتا ○ جبکہ تم
اس جھوٹ کو اپنی زبانوں سے نقل در نقل کر رہے تھے اور اپنے منہ سے ایسی بات
کہہ رہے تھے جس کی تم کو مطلق خبر نہیں اور تم اس کو ہلکی بات سمجھ رہے تھے حالانکہ اللہ
کے نزدیک وہ بہت بھاری بات ہے ○ اور تم نے اس کو سنا تھا تو یوں کیوں نہ کہا کہ ہمکو
زیبا نہیں کہ ہم ایسی بات منہ سے نکالیں معاذ اللہ یہ تو بڑا بہتان ہے ○ اللہ تعالیٰ
تم کو نصیحت کرتا ہے پھر ایسی حرکت مت کرنا اگر تم ایمان والے ہو ○ اور اللہ تم سے
صاف صاف آیات بیان کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا اور بڑا حکمت والا
ہے ○ جو لوگ ان آیات کے نزول کے بعد بھی چاہتے ہیں کہ بے حیائی کی بات کا مسلمانوں میں چرچا ہو
اُن کے واسطے دنیا اور آخرت میں سزائے دردناک ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ○
اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے (جس نے تمکو توفیق توبہ کی دی) اور یہ کہ
اللہ تعالیٰ بڑا شفیق بڑا رحیم ہے (تو تم بھی اس وعید سے نہ بچتے) ○ اے ایمان والو تم شیطان کے
قدم بقدم مت چلو۔ اور جو شخص شیطان کے قدم بقدم چلتا ہے تو اُسے وہ شیطان بے حیائی اور نامعقول ہی کام کرنے کو
کہے گا اور اگر تم پر اللہ کا فضل و کرم نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی کبھی بھی (توبہ کرکے) پاک و صاف نہ ہوتا و لیکن
اللہ تعالیٰ جسکو چاہتا ہے (توبہ کی توفیق دے کر) پاک و صاف کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتا ہے اور سب کچھ جانتا ہے ○
جو لوگ تم میں بزرگی اور وسعت والے ہیں وہ اہل قرابت کو مساکین کو اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے
سے قسم نہ کھا بیٹھیں اور چاہیئے کہ یہ معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ کیا تم یہ بات نہیں چاہتے

کہ اللہ تعالیٰ تمہارے قصور معاف کر دے بیشک اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے ○ جو لوگ تہمت لگاتے ہیں ان عورتوں کو جو کہ پاکدامن ہیں اور ایسے کاموں سے غافل اور ایمان والیاں ہیں تو (تہمت لگانے والوں پر) اُن پر دنیا میں اور آخرت میں لعنت کی جاتی ہے اور ان کو بڑا عذاب ہوگا ○ جس روز اُن کے خلاف میں انکی زبانیں گواہی دیں گی انکے ہاتھ اور ان کے پاؤں بھی گواہی دیں گے ان کاموں کی جو کہ یہ لوگ کرتے تھے ○ اس روز اللہ تعالیٰ اُن کا واجبی بدلہ پورا پورا دیگا اور انکو معلوم ہوگا کہ اللہ ہی ٹھیک فیصلہ کرنے والا ہے اور بات کی حقیقت کو کھول دینے والا ہے ○ گندی عورتیں گندے مردوں کے لائق ہوتی ہیں اور گندے مرد گندی عورتوں کے لائق ہوتے ہیں اور ستھری عورتیں ستھرے مردوں کے لائق ہوتی ہیں اور ستھرے مرد ستھری عورتوں کے لائق ہوتے ہیں یہ اس بات سے پاک ہیں جو یہ (منافق) بکتے پھرتے ہیں اور ان (حضرات) کے لیے مغفرت اور عزت کی روزی ہے ○

اے ایمان والو تم اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل مت ہو جب تک کہ اجازت حاصل نہ کر لو اور (اہل خانہ کو) سلام نہ کر لو یہی تمہارے لیے بہتر ہے (یہ بات اس لیے بتلائی گئی ہے کہ) تم خیال رکھو ○ پھر اگر ان گھروں میں تم کو کوئی (آدمی) نہ معلوم ہو تو بھی ان گھروں میں نہ جاؤ جب تک کہ اجازت نہ دی جائے۔ اور اگر تم سے یہ کہدیا جائے کہ (اسوقت) لوٹ جاؤ تو تم لوٹ آیا کرو یہی بات تمہارے لیے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے اعمال کی سب خبر ہے تمکو ایسے مکانات میں چلے جانے کا گناہ نہ ہوگا جن میں کوئی نہ رہتا ہو اور ان میں تمہارا کچھ سامان رکھا ہو۔ اور تم جو کچھ علانیہ کرتے ہو یا پوشیدہ اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے ○

آپ مسلمان مردوں سے کہدیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کیلئے زیادہ صفائی کی بات ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ کو سب خبر ہے جو کچھ کہ لوگ کیا کرتے ہیں ○ اور مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں ○ اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو اس میں سے کھلا رہتا ہے (جس کے ہر وقت چھپانے میں ہرج ہے) اور اپنے ڈوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رہا کریں اور اپنی زینت کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ پر یا اپنے شوہر کے باپ پر یا اپنے بیٹوں پر یا اپنے شوہروں کے بیٹوں پر!

اپنے بھائیوں پر یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں پر یا اپنی بہنوں کے بیٹوں پر یا اپنی عورتوں پر یا اپنی لونڈیوں پر یا ان پر جو طفیلی کے طور پر رہتے ہوں اور ان کو ذرا توجہ نہ ہو یا ایسے لڑکوں پر جو عورتوں کے پردوں کی باتوں سے ابھی ناواقف ہیں اور اپنے پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ ان کا مخفی زیور معلوم ہو جائے اور مسلمانو تم سب اللہ کے سامنے توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ ○

جو بے نکاح ہوں تم ان کا نکاح کر دیا کرو اور تمہارے غلام اور لونڈیوں میں سے جو اس کے لائق ہوں ان کا بھی۔ اگر وہ مفلس ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مالدار کر دیگا اور اللہ تعالیٰ وسعت والا خوب جاننے والا ہے ○ اور ایسے لوگوں کو جن کو نکاح کا مقدور نہیں اُن کو چاہیئے کہ (اپنے نفس کو) ضبط کریں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اُن کو غنی کر دے۔

اور تمہارے مملوک میں سے جو مکاتب ہونیکے خواہاں ہوں تو ان کو مکاتب بنا دیا کرو اگر ان میں بہتری پاؤ اور اللہ کے اس مال میں سے انکو بھی دو جو اللہ نے تم کو دے رکھا ہے اور اپنی لونڈیوں کو زنا کرنے پر مجبور مت کرو جبکہ وہ پاکدامن رہنا چاہیں محض اس لئے کہ دنیاوی زندگی کا کچھ فائدہ تم کو حاصل ہو جائے۔ اور جو شخص ان کو مجبور کریگا تو اللہ تعالیٰ ان کے مجبور کئے جانے کے بعد (ان کو) بخشنے والا مہربان ہے ○

ہم نے تمہارے پاس کھلے کھلے احکام بھیجے ہیں۔ اور جو لوگ تم سے پہلے ہو گزرے ہیں اُنکی بعض حکایات اور (خدا سے) ڈرنے والوں کے لئے نصیحت کی باتیں (بھیجی ہیں) ○ اللہ تعالیٰ نور دینے والا ہے آسمانوں اور زمین کا اُس کے نور (کی مثال ایسی ہے جیسے (ایک طاق اور اس میں ایک چراغ (رکھا ہے) وہ چراغ ایک قندیل میں ہے وہ قندیل ایسا ہے جیسے ایک چمکدار ستارہ وہ چراغ ایک درخت (کے تیل) سے روشن کیا جاتا ہے کہ وہ زیتون کا ہے اور جو نہ مشرق کی طرف ہے اور نہ مغرب کی طرف اس کا تیل (اس قدر صاف اور سلگنے والا ہے کہ) اگر اس کو آگ بھی نہ چھوئے تاہم ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خود بخود جل اٹھے گا۔ (اور جب آگ بھی لگ گئی تب تو نور علی نور ہے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے اپنے نور سے جس کو چاہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ لوگوں (کی ہدایت) کے لئے مثالیں بیان فرماتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے ○

وہ ایسے گھروں میں (جا کر عبادت کرتے ہیں) جن کی نسبت اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ جن کا ادب کیا جائے اور اُن میں اللہ کا نام لیا جائے ان (مسجدوں) میں ایسے لوگ صبح و شام اللہ کی

پاکی بیان کرتے ہیں ○ جن کو اللہ کی یاد سے انہیں نماز پڑھنے سے اور زکوٰۃ دینے سے نہ خرید غفلت میں ڈالنے پاتی ہے اور نہ فروخت۔ وہ ایسے دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ جاوینگی ○ انجام یہ ہوگا کہ اللہ اُن کو ان کے اعمال کا بہت ہی اچھا بدلہ دے گا۔ علاوہ ان کو اپنے فضل سے اور بھی زیادہ دے گا اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بے شمار رزق دے دیتا ہے۔

اور جو لوگ کافر ہیں اُن کے اعمال ایسے ہیں جیسے ایک چٹیل میدان میں چمکتی ہوئی ریت کہ پیاسا آدمی اس کو (دور سے) پانی خیال کرتا ہے یہاں تک کہ جب اُس کے پاس آیا تو اس کو کچھ بھی نہ پایا اور قضائے الٰہی کو پایا سو اللہ تعالیٰ نے اس کا حساب اسکو برابر چکا دیا اور اللہ تعالیٰ دم بھر میں حساب کر دیتا ہے ○ وہ ایسے ہیں جیسے بڑے گہرے سمندر کے اندرونی اندھیرے کہ اس کو بڑی موج نے ڈھانک لیا ہے اس (موج) کے اوپر دوسری موج اور اس کے اوپر بادل۔ اوپر تلے بہت سے اندھیرے (ہی اندھیرے) ہیں اگر (کوئی ایسی حالت میں) اپنا ہاتھ نکالے (اور دیکھنا چاہے) تو دیکھنے کا احتمال بھی نہیں۔ اور جس کو اللہ ہی نور (ہدایت) نہ دے اس کو کہیں سے بھی نور نہیں (میسر ہو سکتا) ○

(اے مخاطب) کیا تجھکو معلوم نہیں ہوا کہ اللہ کی تسبیح کرتے ہیں سب جو کچھ کہ آسمانوں اور زمین میں ہیں اور (بالخصوص) پرندے جو پر پھیلائے ہوئے (اڑتے پھرتے) ہیں سب کو اپنی اپنی دعا اور تسبیح معلوم ہے اور اللہ تعالیٰ کو ان لوگوں کے سب افعال کا پورا علم ہے ○ اور اللہ کی ہی حکومت ہے آسمانوں اور زمین میں اور اللہ ہی کی طرف (سب کو) لوٹ کر جانا ہے

○ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ (ایک) بادل کو (دوسرے بادل کی طرف) چلتا کرتا ہے اس بادل (کے مجموعے) کو باہم ملا دیتا ہے پھر اس کو تہہ بہ تہہ کرتا ہے پھر تو بارش کو دیکھتا ہے کہ اس کے بیچ میں سے نکلتی ہے۔ اور اسی بادل سے یعنی اس کے بڑے بڑے حصوں سے اولے برساتا ہے پھر ان کو جس پر چاہتا ہے گراتا ہے۔ اور جس سے چاہتا ہے اس کو ہٹا دیتا ہے اس (بادل) کی بجلی کی یہ حالت ہے کہ لے جاوے بینائی آنکھوں کی ○ اللہ تعالیٰ رات اور دن کو بھی بدلتا رہتا ہے اور اس میں اہلِ دانش کے لئے عبرت (کا موقع) ہے ○

اور اللہ تعالیٰ نے ہر چلنے والے جاندار کو پانی سے پیدا کیا ہے۔ پس اُن میں بعض ایسے ہیں جو اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں اور اُن میں بعض ایسے ہیں جو دو پیروں پر چلتے ہیں اور بعض اُن میں وہ ہیں جو چار پیروں پر چلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے بناتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ○ ہم نے سمجھانے والے دلائل نازل فرمائے، ہیں اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہے راہ راست کی طرف ہدایت فرماتا ہے ○

اور یہ (منافق) لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور رسول پر ایمان لے آئے اور حکم مانا پھر اُس کے بعد اُن میں کا ایک گروہ سرتابی کرتا ہے اور یہ لوگ دراصل ایمان والے نہیں ○ اور یہ لوگ جب اللہ اور اُس کے رسول کی طرف اس غرض سے بلائے جاتے ہیں کہ رسول ان کے درمیان میں فیصلہ کر دیں تو اُن میں کا ایک گروہ پہلو تہی کرتا ہے ○ اور اگر اُن کا حق (کسی کی طرف واجب) ہو تو سر تسلیم خم کئے ہوئے آپ کے پاس چلے آتے ہیں ○ کیا ان کے دلوں میں مرض ہے یا یہ شک میں پڑے ہیں یا اُن کو اندیشہ ہے کہ اللہ اور اس کا رسول اُن پر ظلم نہ کرنے لگیں نہیں — بلکہ (اصل سبب یہ ہے کہ) یہ لوگ برسر ظلم (ہوتے) ہیں ○ مسلمانوں کا قول تو جبکہ ان کو (کسی مقدمہ میں) اللہ کی اور اسکے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ اُن کے درمیان فیصلہ کردیں یہ ہے کہ وہ (خوشی خوشی) کہدیتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اور (اسکو) مان لیا اور ایسے لوگ فلاح پائینگے ○ اور جو شخص اللہ اور اسکے رسول کا کہا مانے اور اللہ سے ڈرے اور اسکی مخالفت سے بچے بس ایسے لوگ بامراد ہونگے ○ وہ لوگ بڑا زور لگا کر قسمیں کھایا کرتے ہیں کہ واللہ (ہم ایسے فرمانبردار ہیں کہ) اگر آپ ان کو حکم دیں تو وہ ابھی نکل کھڑے ہوں آپ ان سے کہدیجئے کہ بس قسمیں نہ کھایا کرو تمہاری فرمانبرداری (کی حقیقت) معلوم ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کی پوری خبر رکھتا ہے ○ کہدیجئے کہ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو پھر اگر تم لوگ روگردانی کروگے تو سمجھ رکھو کہ وہی ہے جس کا ان پر بار رکھا گیا ہے (یعنی تبلیغ) اور تمہارے ذمہ وہ ہے جس کا تم پر بار رکھا گیا ہے۔ اگر تم نے ان کی اطاعت کرلی تو راہ پر جا لگوگے بہرحال رسول کے ذمے صرف صاف طور پر پہنچا دینا ہے ○

(اے مجموعہ امت) تم میں جو لوگ ایمان لاویں اور نیک عمل کریں ان سے اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے

کہ ان کو زمین میں حکومت عطا فرمائے گا جیسا ان سے پہلے (اہلِ ہدایت) لوگوں کو حکومت دی تھی اور جس دین کو اُن کیلئے پسند کیا ہے (اسلام) اس کو اُن کیلئے قوت دیگا اور اُن کے اس خوف کے بعد اسکو مبدل با امن کر دے گا بشرطیکہ میری عبادت کرتے ہیں اور میرے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کریں اور جو شخص بعد ظہور اس (وعدے) کے ناشکری کرے تو وہ فاسق ہیں ○ اے مسلمانوں نماز کی پابندی کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور رسول کی اطاعت کیا کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے ○ کافروں کی نسبت یہ خیال مت کرنا کہ زمین میں ہرا دیں گے ہم کو۔ اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے اور بہت برا ٹھکانا ہے ○

اے ایمان والو (تمھارے پاس آنے کیلئے) مملوکوں کو اور تم میں جو حدِ بلوغ کو نہیں پہنچے تین وقتوں میں اجازت لینا چاہیئے (ایک تو) نماز فجر سے پہلے (دوسرے) دوپہر کو جب (سونے کیلئے غیر ضروری کپڑے) تم اتار دیا کرتے ہو اور (تیسرے) نماز عشاء کے بعد یہ تین وقت تمھارے پردوں کے ہیں ان اوقات کے سوا تم پر کوئی الزام ہے اور نہ (بلا اجازت چلے آنے پر) ان پر کوئی الزام۔ (کیونکہ) بکثرت تمھارے پاس آتے جاتے ہیں کوئی کسی کے پاس اور کوئی کسی کے پاس یہ حکم صاف صاف بیان کر دیتا ہے اور اللہ بڑا جاننے والا اور حکمت والا ہے ○ اور جس وقت تم میں کے وہ لڑکے (جن کا حکم اوپر آیا ہے) حدِ بلوغ کو پہنچیں تو ان کو بھی اسی طرح اجازت لینا چاہیئے جیسا کہ اُن سے اگلے لوگ اجازت لیتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ تم سے احکام صاف بیان کرتا ہے اور تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے ○ بڑی بوڑھی عورتیں جن کو نکاح کی کچھ امید نہ رہی ہو۔ ان کو اس بات میں کوئی گناہ نہیں کہ وہ اپنے (زائد) کپڑے اتار رکھیں بشرطیکہ سنگھار کا اظہار نہ کریں اور لیکن اس سے بھی احتیاط رکھیں تو ان کے لئے اور زیادہ بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ سنتا ہے اور جانتا ہے (سب کچھ) ○

نہ تو اندھے آدمی کیلئے کچھ مضائقہ ہے نہ بیمار آدمی کے لئے کچھ مضائقہ ہے اور نہ خود تمھارے لیے اس بات میں کچھ مضائقہ ہے، کہ تم اپنے گھروں سے (جن میں بیوی اور اولاد کے گھر بھی آ گئے) کھانا کھاؤ یا اپنے باپ کے گھر سے یا اپنی ماں کے گھر سے یا اپنے بھائیوں کے گھر سے اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے

ماموں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا اُن گھروں سے جن کی کنجیاں تمہارے اختیار میں ہیں یا اپنے دوستوں کے گھروں سے۔ (اس میں بھی) تم میں کچھ گناہ نہیں کہ سب مل کر کھاؤ یا الگ الگ پھر جب تم اپنے گھروں میں داخل ہوا کرو تو اپنے لوگوں کو سلام کرو (جو کہ) دعا کے طور پر اللہ کی طرف سے مقرر ہے (اور) برکت والی عمدہ چیز ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ تم سے (اپنے) احکام بیان فرماتا ہے تاکہ تم سمجھو (اور عمل کرو) ○ پس مسلمان وہی ہیں جو اللہ پر اور اسکے رسول پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور جب رسول کے پاس کسی کام پر ہوتے ہیں جس کے لئے جمع کئے گئے ہیں (اور اتفاقاً وہاں سے جانے کی ضرورت پڑتی ہے) تو جب تک اجازت نہ لیں نہیں جاتے۔ (اے پیغمبر) جو لوگ آپ سے (ایسے مواقع پر) اجازت لیتے ہیں بس وہی اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں تو جب یہ لوگ ایسے مواقع پر اپنے کسی کام کے لئے آپ سے (جانے کی) اجازت طلب کریں تو ان میں سے جس کیلئے آپ چاہیں اجازت دے دیا کریں اور آپ ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کیجئے بلاشبہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ○ تم لوگ رسول کے بلانے کو ایسا (معمولی بلاوا) مت سمجھو جیسا تم میں ایک دوسرے کو بلا لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو (خوب) جانتا ہے جو (دوسرے کی) آڑ میں ہو کر تم میں سے (مجلس نبوی سے) کھسک جاتے ہیں سو جو لوگ اللہ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں۔ ان کو اس سے ڈرنا چاہیئے کہ ان پر کوئی آفت (نہ) آن پڑے یا اُن پر کوئی دردناک عذاب نازل ہو جائے ○ اور یہ بھی یاد رکھو کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس حالت کو بھی جانتا ہے جس پر تم ہو (اب) اور اللہ تعالیٰ اس دن کو بھی (جانتا ہے) جس میں جب اس کے پاس (دوبارہ زندہ کر کے) لائے جاویں گے اور پھر وہ ان سب کو جتلا دے گا (سزا و جزا) جو کچھ کہ انہوں نے کیا تھا اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے ○

اقتباسات از تفسیرِ ماجدی

خلقِ انسانی کی حکمتوں میں سے ایک حکمت یہ بھی ہے کہ انسان کو اس عالم میں احکام کا مکلف کیا جائے اور انہی کی اطاعت اور مخالفت پر اس عالم میں جزا و سزا کا اجرا ہو۔ سورۃ موجودہ میں انہی احکام میں سے بعض اہم اجزاء کی تفصیل ہے۔ قرآنِ مجید تو سارے کا سارا اللہ تعالیٰ کا نازل کیا ہوا ہے اور اس کے احکام اسی کے مقرر کئے ہوئے ہیں پھر بیان خصوصیت کے ساتھ ان چیزوں کو اپنی جانب منسوب کرنے کے معنی بجز اس کے اور کیا ہو سکتے ہیں کہ اس سورت اور اس کے مندرج احکام کی اہمیت خاص طور پر ذہن نشین کرائی جائے۔ حدیث صحیح میں بھی حکم آیا ہے کہ اپنی عورتوں کو سورۃ النور کی تعلیم دو۔

مشرکہ سے مراد وہ مشرک عورت ہے جو حالت شرک میں ہو نہ کہ وہ جو کسی زمانے میں مشرک رہ چکی ہو اور اب تائب ہو کر مسلمان ہو چکی ہو ایسی کے ساتھ نکاح بالکل درست ہے اسی طرح زانیہ بھی وہ ہے جو فی الحال زنا میں مبتلا ہو نہ کہ وہ جس سے کسی زمانے میں یہ معصیت سرزد ہوئی اور وہ اب تائب ہو کر پاکبازی کی زندگی بسر کر رہی ہو۔ تائبہ سے نکاح کے عدم جواز کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہاں ممانعت کو صرف ان سے نکاح کی ہو رہی ہے جو فی الحال زانیہ یا مشرکہ ہیں۔ اس حقیقت کو مستحضر رکھنے سے اس آیت پر عائد ہونے والے اعتراضات از خود ختم ہو جاتے ہیں۔ مشرکہ اور زانیہ دونوں سے نکاح معصیت ہے مشرکہ سے جواز نکاح کی تو کوئی صورت ہی نہیں زانیہ سے نکاح قانونی حیثیت سے نافذ ہو جائے گا لیکن عند اللہ معصیت بہر حال رہے گا۔

مسلمان مرد اور مسلمان عورت کی عزت کے تحفظ کا کس درجہ اہتمام ہے کہ گواہ ایک نہیں دو بھی نہیں۔ اکٹھے چار چار گواہ وہ بھی چشم دید ہونا چاہیے اگر اس تعداد میں ایک بھی کمی رہ جائے گی تو حد (یعنی سزا) جاری نہ ہو سکے گی۔ جو بلا ضرورت ایسی بات زبان سے نکالتا ہے اور ایک مسلمان کی خواہ مخواہ آبرو ریزی کرتا ہے وہ شریعت اسلام اور اللہ کی نظر میں نہایت ناپسندیدہ ہے۔ یہ چاروں گواہ مرد ہونا چاہیے۔ اس سزا کو اصطلاح میں قذف کہتے ہیں۔ اس کا اجرا مقذوف کے مطالبے پر ہی ہو سکے گا۔ یہ ساقط بھی ہو سکتی ہے اگر مقذوف معاف کر دے۔ جھوٹی تہمت لگانے والا اپنے گناہ سے توبہ بھی کرے تو اس کی شہادت قبول نہ ہوگی البتہ جن امور کا تعلق دیانت محض سے ہے مثلاً رویت ہلال وغیرہ ان میں توبہ کے بعد شہادت مقبول ہو جائیگی

جب زنا کاری خود ایک شدید گناہ ٹھیرا تو اس کی تہمت بھی کسی کلمہ گو کے حق میں اس کی شدید توہین کے مترادف ہوئی اور سزا بھی اس کے لئے ایسی ہی سخت لازم آئی۔

۶ھ کا واقعہ ہے کہ رسول اکرمؐ غزوہ بنی مصطلق سے مدینہ منورہ واپس تشریف لا رہے تھے حضرت عائشہ صدیقہؓ ہمراہ تھیں۔ آپکی سواری کا اونٹ علٰحدہ تھا اس پر ہودج رکھا تھا آپ اُس میں پردہ چھوڑ کر بیٹھ جاتیں۔ ایک منزل پر آپکو ہودج سے باہر ویرانہ کی طرف جانے کی ضرورت پیش آئی۔ واپس آئیں تو قافلہ کوچ کر چکا تھا۔ ہودج پر پردے پڑے ہوئے تھے کسی کا خیال بھی اُس طرف نہ گیا کہ آپ موجود نہیں ہیں۔ آپ جب قافلہ کے مقام پر واپس آئیں سخت رنجیدہ ہوئیں مگر یہہ خیال کر کے وہیں ٹھیر گئیں کہ جب میرے نہ ہونے کا علم قافلہ والوں کو ہوگا تو وہ خود ڈھونڈتے ہوئے آئیں گے۔ ایک صحابی حضرت صفوانؓ تھے ان کی ڈیوٹی یہہ تھی کہ وہ قافلہ سے پیچھے پیچھے چلا کریں تاکہ گری پڑی چیزوں اور بھولے بھٹکے افراد کی حفاظت ہو جب وہ سویرے وہاں پہنچے تو ام المومنینؓ کو وہاں پایا۔ بے اختیار چلا اٹھے انا للہ وانا الیہ راجعون اور ام المومنینؓ کو اونٹ پر سوار کرا کے قافلہ میں جا ملا دیا۔ بات کچھہ بھی نہ تھی مگر منافقوں نے خوب حاشیہ آرائیاں کیں۔ صرف تین مسلمان حسان بن ثابتؓ، مسطحؓ اور حمنہ بنت حجش ایسے تھے جو سنی سنائی باتوں کو دہرانا شروع کیا۔ تمام پاکیزہ خصلت مسلمانوں کو اور خصوصاً حضرت عائشہؓ اور رسولِ اکرمؐ کو اس سے کسقدر کوفت ہوئی ہوگی۔ یہاں تک کہ ایک ماہ بعد اللہ تعالیٰ نے سورہ نور کی یہ آیتیں نازل فرمائیں اور اس بات کے صریح جھوٹ ہونے کا اعلان فرما دیا اب حضرت عائشہ صدیقہؓ کی عصمت میں شک کرنا قرآن میں شک کرنے کے مترادف ہوگا۔

قرآن مجید نے ایک تازہ سبق امت کو احساس وحدت کا اس موقع پر دیا ہے کہ امت کے ہر فرد کو دوسرے فرد کی بدنامی اس طرح محسوس ہونی چاہیئے جیسی اپنی بدنامی۔ قرآن نے یہاں اس بات کی تعلیم دے دی کہ پہلے مسلمان سے متعلق ہر روایت کے وقت حسن ظن ہی سے کام لیتے رہنا چاہیئے تاآنکہ اسکے خلاف کوئی قطعی شہادت اور ثبوت نہ مل جائے۔

لفظ زینت عام ہے اس کے تحت میں ہر وہ چیز آجاتی ہے جو مرد کے لئے باعث شوق و رغبت ہو سکے خواہ خلقی ہو (جیسے حُسن صورت حسن اعضاء) خواہ کسبی ہو (جیسے لباس خوشبو۔ زیور۔ پوڈر۔ غازہ وغیرہ) جسم کے وہ حصے مستثنیٰ ہیں جو اگرچہ زینت کے موقع ہیں لیکن ان کے چھپائے رکھنے میں عموماً سخت حرج و زحمت ہے مثلاً چہرہ کی ٹکیہ اور ہتھیلیاں اور پیر کے پنجے۔ حنفی فقہا اور مفسرین کے ہاں چہرہ، کف دست اور پیروں کو کھلا رکھنے کی اجازت ملی ہے لیکن متاخرین فقہا نے خوف فتنہ سے اب چہرہ کا کھلا رکھنا بھی ممنوع

قرار دیا ہے۔ نفسیات بشری کی محقق، راز زوال اور بدکاری کے مبادی و مقامات کی بیخ کنی کرنے والی شریعت اسلامی نے ٹھیک یہ فیشن چلایا ہے کہ سینہ کا کوئی حصہ عریاں رہ جاتا گیا معنی وہ تو خاص طور پر ڈھکا رہے اس سورۃ میں عورت کے جن رشتہ داروں کا تذکرہ ہوا ہے وہ اس کے محرم کہلاتے ہیں۔

فقہائے محرموں کی بھی دو قسمیں قرار دی ہیں ایک وہ جو محرم ابدی ہیں مثلاً باپ، چچا۔ بیٹا۔ پوتا وغیرہ دوسرے بعد زوالِ وصف اجنبی ہو جائیں مثلاً شوہر طلاق کے بعد مملوک آزاد ہونے کے بعد۔ بچہ جوان ہونے کے بعد۔ بھائی جو محرم ہیں ان سے سگے بھائی یا ایک باپ کی اولاد یا ایک ماں کی اولاد یا دودھ شریک مراد ہیں اور کسی قسم کے چچیرے خلیرے وغیرہ جو عرفاً اور رواجاً ہندوستان میں محرم سمجھ لئے گئے ہیں مراد نہیں ہے۔ علیٰ ہذا بہنوں سے مراد ایسی ہی بہنوں سے ہے۔ آبائھن سے مطلب دادا اور نانا بھی ہیں۔ اور ابنائھن میں اولاد کی اولاد بھی شامل ہے۔ ان رشتوں کے علاوہ عورت کے چچا ماموں بھی اس کے محرم ہوتے ہیں۔ نسائھن سے مراد اپنی عورتیں یعنی مسلمان عورتیں ہے۔ کافر عورت اسلام میں اجنبی مرد کے حکم میں ہے اور پردہ اُس سے بھی اُسی طرح واجب ہے چنانچہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابو عبیدہؓ گورنر مصر کو ایک مکتوب میں تحریر فرمایا تھا کہ کتابیہ یعنی (عیسائی اور یہودی عورتیں) مسلمان عورتوں کے ساتھ حمام میں نہ جانے پائیں۔

اللہ کی یاد سے مراد اس کے احکام کی بجا آوری ہے۔ خوب غور کر کے دیکھئے اس خاص فضیلت کے موقع پر ذکر کس کا فرمایا گیا ہے گوشہ نشین تارکِ دنیا۔ زاہدوں اور راہبوں کا نہیں بلکہ ان کا جو دنیا کے معاملات میں پوری طرح پڑے ہوئے ہیں۔ خرید و فروخت میں مشغول ہیں پھر بھی دل اُن کے کہیں اور اٹکے ہوئے ہیں (یعنی اللہ کی طرف) فرائض میں غفلت نہیں کرتے اور ادائے حقوق میں سستی نہیں برتتے۔

(غلام غوث مغربی سکریٹری اورینٹل اکیڈیمی نے "عوامی پریس" چھتہ بازار میں چھپا کر دفتر اکیڈیمی
مراد نگر سے شائع کیا ۱۲-۲-۱۹۶